السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رزق کے حصول میں انسان کس حدتک مختار ہے؟ رزق میں زیادتی وکمی تقدیر پر منحصر ہے؟ یا انسان کی کوشش کا عمل دخل ہے؟

سوال یہ ہے کہ بندہ پرکسب رزق ومعاش ضروری ہے؟ رزق انسان کی قسمت تقدیر میں لکھا جاچکا ہوتا ہے انسان اگر کوشش بھی کرے تو وہی حاصل کرسکتا ہے جواس کی تقدیر میں لکھا جاچکا ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف "منہاج العابدین :230،اردو ترجمہ مولانا محمد ذکریا"میں لکھتے ہیں:

''مکتوب علی ظهرا لحوت والثوررزق فلان بن فلان فلا یزدادا لحریص الاجهدا''-(1)

(الرزق مقسوم مفروغ منه وليس تقوي تقی بزاىده ولا فجور فاجر بتاقصه'')(ص:194)-(2)

احادیث سے ثابت ہے کہ رزق کا بڑھنا اور کم ہونا انسان کے اعمال کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے جس طرح روایت میں آتا ہے۔

(من سره ان يبسط الله رزقه وان ينساله من اثره فليصل رحمه) (صحيح البخاري كتاب البيوع باب من احب البسط فی الرزق (2067)(الحديث)

رزق میں فراخی ووسعت ہر انسان کا فطری حق ہے مگر ہزار کوشش کرے تیجہ اس کی تقدیر کے مطابق ہوتا ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ روایت کے مطابق مگر دوسری حدیث میں رزق کا بڑھنا اور کم ہونا انسان کے اعمال سے وابستہ نہیں ہے۔ مومن اور غیر مسلم کی کوئی تمیز نہیں۔ رزق دینا اللہ پر فرض ہے اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے (ص:199،ایضاً) میں روایت بیان کی ہے۔

(''اربعة قد فرغ منهن الخلق وا لخلق والرزق والاجل)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسانی رزق محدود مقسوم ہے مکتوب میں ذرہ بھر کمی وبیشی واقع نہیں ہوسکتی۔ اور جن احادیث میں بعض اعمال خیر کی بنا پر رزق میں زیادتی کا ذکر ہے یہ بھی تقدیر کا حصہ ہے۔ انسان کو چونکہ مکتوب کا علم نہیں بلکہ اس بات سے بھی لاعلم ہے کہ کل اس نے کیا کچھ کرنا ہے اس بنا پر اس کو اعمال میں سعی کا حکم ہے اللہ رب العزت نے "سورۃ الانعام" میں ان مشرکین کی پر زور تردید کی ہے۔ جنہوں نے شرکیہ افعال کے لیے۔ مشیت الٰہی کو وجہ جواز بنانا چاہا وجہ ابطال یہ ہے کہ اگر یہ دلیل و حجت ان کے لیے نفع بخش ہوتی تو اللہ ان کو متنوع عذاب میں بتلانہ کرتا بلکہ فرمایا:

حَتّىٰ ذاقوا بَأسَنا ... ١٤٨ سورة الانعام

بعض روایات میں وارد ہے کہ تم میں سے ہر ایک کا جنت اور دوزخ میں ٹھکانہ لکھا ہوا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے عرض کی کیا ہم عمل کرنا چھوڑدیں۔ صرف تقدیر پر بھروسہ واعتماد کرکے بیٹھ جائیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا مت کرو۔

(اعملوا فكل ميسر لما خلق له) صحيح البخاري كتاب القدر باب جف القلم على علم الله(٦٥٩٦) و صحيح مسلم (٦٧٣١)

"یعنی ہر ایک کے لیے وہ شی آسان ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے۔"

سوال میں مشار الیہ آثار واقوال میں بھی تقریباً اسی امر کی وضاحت ہے قضاء قدر سے کوئی شی خارج نہیں۔ ماشاء اللہ کان ومالم یشالم یکن

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(فالذي فی علم الله لا يتقدم ولا يتاخر والذي فی علم الملك هو الذي يمكن فيه الزيادة والنقص واليه الاشارة بقوله تعالیٰ ((يَمحُوا اللَّهُ ما يَشاءُ وَيُثبِتُ وَعِندَهُ أُمُّ الكِتابِ)) فالمحو والاثبات بالنسبة لما فی علم الملك وما فی ام الكتاب هو الذي فی علم الله فلا محو فيه البتة ويقال له: القضاء المبرم ويقال لاول: القضاء المعلق'')(فتح الباری:1/417

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ]

ج1ص254

محدث فتویٰ